غزلیں

مرغوب آثر فاطمی

○

سرحد اعتبار کی جانب
ہم چلے انتظار کی جانب

پاؤں رکھ کے تپاں ستارے پر
دیکھیں لیل و نہار کی جانب

کاغذی پیرہن پہ اترائے
کیوں نہ دیکھا شرار کی جانب

لے چلا دل کو مرغ باد نما
موجۂ بے قرار کی جانب

شوق نے کب پلٹ کے دیکھا ہے
دامن تار تار کی جانب

عقل تو خوبیوں سے جا لپٹی
دل چلا اشتہار کی جانب

رینگتا تھا پٹا ہوا مہرہ
منصب و اقتدار کی جانب

کاش خوشیاں بھی غسل کو آتیں
رنج کے آبشار کی جانب

ابر عشرت آثر چلا ہے کیوں
حسرتوں کے مزاج کی جانب

روڈ نمبر 7، محلّہ علی گنج، گیا۔ 823001 (بہار)

قمر صدیقی

○

میں اپنے پاؤں بڑھاؤں مگر کہاں آگے
زمین ختم ہوئی، اب ہے آسماں آگے

هر ایک روز سبق یاد کرکے آتا ہوں
ہر ایک روز اُترتا ہے امتحاں آگے

ہر ایک موڑ پہ میں پوچھتا ہوں اُس کا پتہ
ہر ایک شخص یہ کہتا ہے بس وہاں آگے

بچھڑتے جاتے ہیں احباب خواب کی صورت
گزرتا جاتا ہے یادوں کا کارواں آگے

بس اگلے موڑ تلک ہی یہ صاف منظر ہے
پھر اُس کے بعد وہی بے کراں دھواں آگے

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، ممبئی یونیورسٹی، ممبئی